38

سات زبانوں کے تراجمِ قرآن اور سات زبانوں کی ایک ایک کتاب کے خرچ کی علاقہ وار تقسیم

(فرمودہ 3 نومبر 1944ء)

تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"تین دن سے مجھے پھر نقرس کی تکلیف ہو گئی ہے۔ پہلے یہ تکلیف ایک ایک پاؤں میں ہوا کرتی تھی اب دونوں میں ہوتی ہے۔ اِس وجہ سے خطبہ دینا مشکل تھا۔ یہاں تک مسجد میں آنا بھی مشکل تھا کیونکہ اِس وقت بھی درد ہو رہا ہے۔ جُوتی میں پاؤں ڈالنا بھی مشکل ہے۔ مگر میں اِس لیے چلا آیا ہوں کہ قرآن کریم کے تراجم کے لیے چندہ کی تحریک میں جو نئی بات پیدا ہو گئی ہے اُس کے لحاظ سے بعض امور بیان کروں۔ مَیں نے پچھلے خطبہ سے پہلے خطبہ میں 20ر اکتوبر کو قرآن مجید کے سات تراجم کے متعلق تحریک کی تھی۔ جہاں تک اس کی کامیابی کا سوال تھا مجھے اِس میں کسی قسم کا شُبہ نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ اِس وقت تک خدا تعالیٰ کا میرے ساتھ ہمیشہ یہ معاملہ رہا ہے کہ وہ جب کبھی میرے منہ سے کوئی بات نکلواتا ہے تو اُس کی

کامیابی کے سامان بھی کر دیتا ہے۔ لیکن اس میں ایک نئی بات پیدا ہو گئی ہے کہ اِس تحریک کے بعد جو درخواستیں آئی ہیں وہ ہمارے مطالبہ سے بہت زیادہ ہیں۔ ہمارا مطالبہ تھا سات تراجم کے اخراجات کا اور درخواستیں آئی ہیں بارہ تراجم کے اخراجات کے لیے۔ اور ابھی بیرون جات سے چِٹھیاں آ رہی ہیں کہ وہ اِس چندہ میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ جہاں تک وسیع علاقوں کا تعلق ہے اور جہاں جماعتیں پھیلی ہوئی ہیں وہ علاقے چونکہ سب کے مشورہ کے بغیر کوئی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتے۔ اِس لیے اِن درخواستوں میں وہ شامل نہیں۔ کیونکہ وہ جلدی مشورہ کر کے اِتنے وقت کے اندر اطلاع نہیں دے سکتی تھیں۔ یہ درخواستیں صرف اُن جماعتوں کی طرف سے ہیں جو اپنی ذمہ داری پر اس بوجھ کو اٹھا سکتی تھیں۔ یا افراد کی طرف سے ہیں مثلاً چودھری ظفر اللہ خان صاحب اور ان کے بعض دوستوں کی طرف سے، میاں غلام محمد صاحب اختر اور اُن کے دوستوں کی طرف سے، لاہور کی جماعت کی طرف سے، کلکتہ کی جماعت کی طرف سے اور میاں محمد صدیق صاحب اور محمد یوسف صاحبان تاجران کلکتہ کی طرف سے، ملک عبدالرحمان صاحب مل اونر قصور کی طرف سے اور سیٹھ عبداللہ بھائی سکندر آباد کی طرف سے۔ یہ سب درخواستیں اُن جماعتوں کی ہیں جہاں یا افراد زیادہ ہیں اور وہ اِس ذمہ داری کا بوجھ بغیر دوسری جماعتوں سے مشورہ کرنے کے خود اُٹھا سکتی ہیں یا اُن افراد کی طرف سے ہیں جو صاحبِ توفیق ہیں اور یہ بوجھ اٹھا سکتے ہیں۔ قادیان کی جماعت کے متعلق مجھے یقین دلایا گیا ہے کہ ایک ترجمہ کی جگہ وہ دو کا خرچ اپنے ذمہ لے گی اور لجنہ کا بھی جس رنگ میں چندہ ہو رہا ہے اِس رنگ میں دو کا بھی سوال نہیں بلکہ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ان کا چندہ دو سے بھی بہت زیادہ ہو گا۔ کیونکہ اس وقت تک لجنہ قادیان کی طرف سے چھ ہزار تین سَو روپے کے وعدے آ چکے ہیں اور ابھی ہزار بارہ سَو روپیہ کے وعدوں کی اور امید ہے☆۔ گو مَیں نے سارے ہندوستان کی لجنہ کے ذمہ جو ایک ترجمہ کا خرچ لگایا تھا اُس سے زیادہ کے وعدے قادیان سے ہی ہو چکے ہیں اور ابھی باہر کی ساری لجنائیں باقی ہیں۔ اِسی طرح قادیان کی جماعت کے علاوہ

☆ خطبہ صاف کرتے وقت تک آٹھ ہزار سے زائد کے وعدے ہو چکے ہیں۔

صدر انجمن کے کارکنوں نے بھی ایک ترجمہ کا خرچ اپنے ذمہ لیا ہے۔ کارکنوں کے علاوہ دوسروں کے چندہ کا وعدہ ایک لاکھ سے زیادہ کا ہو چکا ہے اور ابھی اور ہو رہا ہے۔ اب اُن جماعتوں یا افراد کی طرف سے جن کا حصہ نہیں لیا جا سکا الحاح کی چِٹھیاں آ رہی ہیں اور وہ اصرار کے ساتھ لکھ رہی ہیں کہ ہمیں بھی اِس چندہ میں حصہ لینے کا موقع دیجیے۔ لیکن مَیں سات تراجم میں سے بارہ حصہ لینے والوں کو کس طرح موقع دے سکتا ہوں۔ مَیں یہ بھی نہیں کر سکتا کہ جو پہلے ہوں اُن کو پیچھے کر دوں۔ اِس طرح اِن تراجم میں وہی حصہ لے سکے گا جو قُرب میں رہتا ہے۔ مَیں اِس میں دخل نہیں دے سکتا اور کوئی صورت انسانی ذہن میں ایسی نہیں آسکتی کہ قُرب میں رہنے والوں اور باہر رہنے والوں کو قربانی کا ایک سا موقع دیا جاسکے اور نہ ہی کوئی ایسی شرط لگائی جاسکتی ہے جس سے دونوں برابر ہو جائیں۔ فرض کرو ہم یہ شرط لگا دیں کہ فلاں وقت کے بعد آکر اپنے وعدے دے جائیں تو اُس وقت بھی جو قُرب میں رہتا ہو گا وہ دروازہ پر آکر کھڑا رہے گا اور جب بھی وہ وقت ہو گا اپنا وعدہ دے جائے گا۔ پس ایسا کوئی ذریعہ نہیں جس سے یہ خدائی فرق مٹ جائے۔ اِس کا مٹانا ناممکن ہے۔ صرف بے وقوف یا خشک فلسفی جنہوں نے روحانیت اور ایمان میں قدم نہیں رکھا وہی اِس قسم کی مساوات کا قائل ہو سکتا ہے جس میں کوئی امتیاز باقی نہ رہے۔ تعلیم کو ہی لے لیا جائے تو کیا سارے تعلیم حاصل کرنے والے ایک جیسی قابلیت اور ایک جیسے دماغ کے ہوتے ہیں؟ اور کیا سکول میں پڑھنے والوں میں سے سارے انٹرنس پاس کر لیتے ہیں؟ سارے لڑکے ایک ہی وقت میں ایک ہی استاد سے ایک ہی کتاب پڑھتے ہیں مگر اُن میں سے ایک کا دماغ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے اور اُس کے اندر زیادہ قابلیت پیدا ہو جاتی ہے اور دوسرے کے اندر وہ قابلیت پیدا نہیں ہوتی۔ یہی انٹرنس پاس تھے یا ان سے کم تعلیم یافتہ لوگ جن میں سے ایڈیسن اور ایسے ہی اَور مشہور لوگ پیدا ہوئے کہ بڑے بڑے انٹرنس پاس اور بڑے بڑے سائنسدان اُن کے سامنے طفلِ مکتب کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ ایک طرف وہ بھی تھے اور دوسری طرف بعض انٹرنس پاس بھی ہوتے ہیں کہ اگر اُن کو ایک فقرہ لکھایا جائے تو صحیح نہیں لکھ سکیں گے۔ پس اِس قسم کی مساوات انسانی طاقت سے بالا ہے۔ ایسے موقع پر یہی کیا جائے گا کہ جنہوں نے قرب میں

رہنے کے لیے قربانی کی ہو گی اُن کی وہ قربانی کام آجائے گی اور دوسروں سے پہلے دین کے کاموں میں حصہ لے سکیں گے۔ پس اِن حالات میں نہ تو مَیں یہ کر سکتا ہوں کہ جو پہلے ہیں اُن کو پیچھے کر دوں اور نہ ہی یہ کر سکتا ہوں کہ سات تراجم کے لیے بارہ کے وعدے لے لوں۔ آخر سوچ کر مَیں نے فیصلہ کیا کہ چونکہ سینکڑوں کے دل میں اِس موقع سے محروم رہنے سے خلش پیدا ہو رہی ہے اِس لیے چاہیے کہ ان کو بھی فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے۔ اور ایسے حالات میں مَیں نے مناسب سمجھا کہ گزشتہ جمعہ میں جس امر کے متعلق خطبہ دینے کا اعلان میں نے کیا تھا اُسے ملتوی کر کے آج کے خطبہ میں اِس بات کے متعلق بیان کر دوں تاکہ جو تراجم میں حصہ لینے کے لیے بے تاب ہیں اُن کو بھی موقع دیا جائے اور اُن کے لیے بھی اِس تحریک میں حصہ لینے کا رستہ کھل جائے۔

جیسا کہ مَیں نے اعلان کیا تھا سات زبانوں میں بارہ بارہ کتابوں کے سیٹ کی مکمل اشاعت کے خرچ کا اندازہ پانچ لاکھ چار ہزار روپیہ ہے (عربی اور انگریزی میں بارہ بارہ کتب کا سیٹ چھپوانے پر ایک لاکھ بیس ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ اِس کے علاوہ ہے) اور قرآن مجید کے تراجم کی چھپوائی کا اندازہ ایک لاکھ پانچ ہزار روپیہ اور جِلد بندی کا خرچ شامل کر کے ایک لاکھ بائیس ہزار روپیہ کا اندازہ ہے۔ تراجم کا بیالیس ہزار کا وعدہ تو آچکا ہے۔ اب چھپوائی کا خرچ باقی ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ اِس خرچ کے حصے کر دوں تاکہ سب کو حصہ لینے کا موقع مل سکے اور ان پر کوئی ایسا بوجھ نہ پڑے کہ وہ دوسرے اہم چندوں میں پیچھے رہ جائیں۔ اِس لیے مَیں نے تجویز کی ہے کہ قرآن مجید کے سات تراجم کی اشاعت کا خرچ اور سات زبانوں میں بارہ بارہ کتابوں کے سیٹ کی مکمل اشاعت کا خرچ (یعنی پانچ ہزار روپیہ ایک کتاب کا جِلد بندی سمیت چھپوائی کا خرچ اور ایک ہزار روپیہ ایک کتاب کا ایک زبان میں ترجمہ کا خرچ) میں خود جماعتوں پر تقسیم کر دوں۔ قرآن مجید کے ایک زبان کے ترجمہ کی اشاعت کا پندرہ ہزار روپیہ اور ایک زبان میں ایک کتاب کی مکمل اشاعت کا چھ ہزار روپیہ یہ اکیس ہزار روپیہ بنتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو چند افراد مل کر یا ایک ایک جماعت ہی یہ اکیس ہزار روپیہ کر تو سکتی ہے مگر اِس قسم کی ساری جماعتیں نہیں ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کلکتہ کی جماعت نے ایک

ترجمہ کا خرچ اور ایک ترجمہ کی اشاعت کا خرچ جس کے معنے ہیں اکیس ہزار روپیہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ کلکتہ کی جماعت نے ابھی ابھی بغیر دوسرے لازمی چندوں میں کوئی کمی کرنے کے پچاس ہزار روپیہ وہاں کی مسجد کے لیے جمع کیا تھا۔ اِتنی بڑی قربانی کے بعد وہ بھی زیادہ روپیہ نہیں دے سکتے تھے مگر خدا تعالیٰ نے ان کو توفیق دی اور انہوں نے اکیس ہزار روپیہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ مگر عام طور پر وہ حلقے جو ایک قرآن کریم کے ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کے ترجمہ اور اُس کی اشاعت کا بوجھ اُٹھا سکیں اِتنے وسیع ہیں کہ اپنے علاقہ سے مشورہ کرنا اُن کے لیے بہت وقت چاہتا ہے۔ سوائے قادیان کے حلقہ کے کہ یہ جماعت ایسی ہے کہ وہ اکیلی یہ بوجھ اٹھا سکتی ہے اور بوجہ ایک شہر کی جماعت ہونے کے فوراً مشورہ کر سکتی ہے۔ باقی جماعتیں ایسی ہیں جو اگر حصہ لینا چاہیں تو تین تین چار چار یا پانچ پانچ ضلعے مل کر اِس رقم کو پورا کر سکتی ہیں اور اِس وجہ سے اُن کا جلدی مشورہ کر کے اِس تحریک میں حصہ لینے کی اطلاع دینا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ لیکن جن کے دلوں میں جوش اور اخلاص ہے اُن کو اِس موقع سے محروم کر دینا بھی ظلم ہے۔ مومن ہی سمجھ سکتا ہے کہ قربانی کا موقع نہ ملنے سے اُسے کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ منافق تو موقع نکل جانے پر سمجھتا ہے چلو چُھٹی ہوئی۔ مگر مومن کی اِس چھ ہزار یا پانچ ہزار یا دس ہزار روپیہ کی قربانی کو اگر قبول نہ کیا جائے تو اُس کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ اُس کو دس ہزار روپیہ واپس کر دیا گیا ہے یا پانچ ہزار روپیہ واپس کر دیا گیا ہے یا چھ ہزار روپیہ واپس کر دیا گیا ہے بلکہ اُسے یوں معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار خنجر اُس کے سینہ میں گھونپ دیا گیا ہے۔ اِس تکلیف کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کی روحانی آنکھیں ہوں۔ دوسری دنیا اِس تکلیف کو نہیں سمجھتی۔

پس اِن حالات کو مدنظر رکھ کر مَیں نے تجویز کیا ہے کہ قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کا خرچ اور سات زبانوں میں ایک ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ مَیں خود ہی علاقوں پر تقسیم کر دوں تاکہ سب کو اِس تحریک میں حصہ لینے کا موقع مل سکے اور اِس ثواب سے وہ محروم نہ رہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کلکتہ کی جماعت نے خود اپنے ذمہ اکیس ہزار روپیہ لیا ہے۔ اِس کے علاوہ وہاں کے ایک خاندان کے دو بھائیوں نے چھ ہزار روپیہ جماعت سے علیحدہ اپنے ذمہ لیا ہے۔ پس وہاں سے یہ رقم آسانی سے جمع ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے خود ہی

یہ بوجھ اُٹھانے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ پس اِن سات حصوں میں سے پہلے حصہ کے بوجھ اُٹھانے کا حق کلکتہ کو ملتا ہے۔ یعنی قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی چھپوائی اور ایک کتاب کی مکمل اشاعت کا خرچ۔ اور یہ حق مَیں ان کو دیتا ہوں۔ اگر وہ چاہیں تو ہماری طرف سے اجازت ہے کہ وہ بنگال کی دوسری جماعتوں کو بھی اِس میں شامل کر لیں۔ اِس کے علاوہ قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ قادیان کی جماعت کے ذمہ لگاتا ہوں۔ یہ دو تراجم کے خرچ کے علاوہ ہوگا۔ اگر میری اور میرے خاندان کی حالت اِس وقت ایسی ہوتی کہ ہم اپنے ذمہ ایک ترجمہ کی اشاعت کا خرچ علیحدہ لے سکتے تو مَیں اپنا حصہ الگ لے لیتا لیکن سرِ دست مَیں اِس کا فیصلہ نہیں کر سکتا۔ اِس لیے سرِ دست ہم بھی باقی جماعت قادیان کے ساتھ شامل ہو کر ایک ترجمہ کی اشاعت میں حصہ لے لیں گے۔ قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی چھپوائی کا خرچ اور ایک کتاب کی ایک زبان میں مکمل اشاعت کا خرچ مَیں لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگاتا ہوں۔ لجنہ کی طرف سے بارہ ہزار کا وعدہ پہلے آچکا ہے۔ یعنی دو تراجم کرانے کا خرچ اِس بارہ ہزار کو اِس نئی ذمہ داری کے ساتھ ملایا جائے تو کُل تینتیس ہزار روپیہ بنتا ہے۔ اِس رقم کا جمع کرنا ان کے لیے مشکل نہیں۔ مَیں سمجھتا ہوں اگر وہ اچھی طرح کوشش کریں تو تینتیس ہزار روپیہ سے بھی زیادہ جمع کر سکتی ہیں۔ مسجد جرمن کے لیے ستّر ہزار سے زیادہ روپیہ انہوں نے جمع کر لیا تھا اور اب اُس وقت سے جماعت بھی زیادہ ہے اور مالی حیثیت کے لحاظ سے بھی پہلے کی نسبت اب اچھی حالت ہے۔ اِس لیے بغیر اِس کے کہ دوسرے چندوں پر کوئی اثر پڑے وہ یہ بوجھ آسانی سے اٹھا سکتی ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ وہ اِس سے زیادہ بوجھ اٹھا سکتی ہیں۔ اگر لجنہ کی تنظیم اچھی ہو اور اچھا کام کرنے والیاں ہوں جو پروپیگنڈا کریں اور چِٹھیاں لکھیں تو وہ ایک لاکھ روپیہ بغیر کسی مشکل کے بڑی آسانی سے ادا کر سکتی ہیں۔ ہماری جماعت میں دو تین سَو آدمیوں کی بیویاں ایسی ہیں جو سو سو روپیہ آسانی سے دے سکتی ہیں۔ یہ سو سو روپیہ میں نے کم سے کم بتایا ہے ورنہ بعض ایسی بھی ہیں جو تین تین چار چار سو دے سکتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو ہزار ہزار روپیہ دے سکتی ہیں۔ بہر حال ایسی مالدار عورتیں آسانی سے تیس چالیس ہزار دے سکتی ہیں اور باقی متوسط طبقہ اور غرباء کو ملا کر آسانی سے ایک لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے کیونکہ

مالدار طبقہ سے زیادہ چندہ غرباء کا ہوتا ہے۔ غرباء کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ پس اگر ہماری جماعت کی غریب مستورات سے اٹھنّی اٹھنّی بھی جمع کی جائے تو پچاس ہزار روپیہ بن جائے گا۔ پس عورتوں کے ذمہ ایک لاکھ روپیہ بھی لگا دیا جائے تو آسانی سے دے سکتی ہیں۔ مگر چونکہ تحریک جدید بھی اور دوسری بھی بعض مدیں ہیں اِس لیے فی الحال اکیس ہزار روپیہ کی رقم ان کے ذمہ اَور لگاتا ہوں۔ بارہ ہزار کا ان کا پہلا وعدہ ہے۔ اکیس ہزار روپیہ یہ ملا کر تینتیس ہزار روپے ہو جائیں گے۔ چوتھا حصہ حیدر آباد دکن صوبہ مدراس اور بمبئی اور میسور کی جماعتوں کو دیتا ہوں۔ گویا بمبئی، مدراس اور ان صوبوں سے ملحقہ ریاستیں یہ سب مل کر اکیس ہزار روپیہ اپنے ذمہ لے لیں۔ اگر یہ جماعتیں اخلاص سے چندہ دیں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ رقم دے سکتی ہیں۔ گو اِن علاقوں میں جماعتیں کم ہیں مگر آسودہ حال لوگ خاصی تعداد میں ہیں۔ باقی تین حصے رہ گئے۔ چونکہ ایک ترجمہ کے خرچ کا وعدہ لاہور کی جماعت نے اور ایک ترجمہ کے خرچ کا وعدہ قصور کے عبدالرحمان صاحب مِل اونر نے کیا ہوا ہے اور یہ بارہ ہزار روپیہ کی رقم بنتی ہے اور صرف نو ہزار کی زائد ضرورت رہتی ہے۔ پس اِس حصہ کی رقم کو پورا کرنے کی ذمہ داری مَیں اضلاع لاہور، فیروز پور، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور امرتسر پر مقرر کرتا ہوں۔ یہ پانچ اضلاع مل کر اکیس ہزار روپیہ آسانی سے دے سکتے ہیں۔ اگر جماعتوں کے کارکن اپنی ذمہ داری کو سمجھیں تو اِن پانچ ضلعوں کے لیے یہ کوئی بڑی رقم نہیں۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی چھپوائی کا خرچ اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ اکیس ہزار روپیہ صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ مل کر اُٹھا سکتے ہیں۔ ان صوبوں میں جماعتیں بے شک کم ہیں لیکن اگر وہاں کے کارکن صحیح طور پر کوشش کریں تو اِتنا چندہ کوئی مشکل نہیں۔ پھر اِس کی ادائیگی کی مدت بھی ایک سال تک چلے گی اِس لیے اِس عرصہ میں ایسی کوشش کی جا سکتی ہے کہ بغیر دوسرے چندوں پر اثر ہونے کے یہ رقم آسانی سے جمع ہو سکے۔ 31/اکتوبر 1945ء تک اِس وعدہ کی ادائیگی کی میعاد ہے۔ اس کے متعلق مجھے پوری واقفیت نہیں کہ اِن صوبوں میں جماعتوں کی تعداد کتنی ہے۔ اگر بعد میں معلوم ہوا کہ ان کی تعداد تھوڑی ہے اور اِس لحاظ سے اکیس ہزار روپیہ کی رقم زیادہ ہوئی تو پھر پنجاب کے بعض اضلاع مثلاً ملتان، ڈیرہ غازیخاں، مظفر گڑھ، راولپنڈی، کیمل پور وغیرہ

بھی ان کے ساتھ شامل کر دیے جائیں گے۔ یہ چھ حصوں کی تقسیم ہوئی۔ ساتویں ترجمہ قرآن مجید کی چھپوائی اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ مَیں ضلع لدھیانہ، ضلع انبالہ، ریاست پٹیالہ، دہلی، یوپی اور بہار کے علاقوں کے ذمہ لگاتا ہوں۔ یہ تین صوبے اور کچھ حصہ پنجاب کا۔ ہندوستان کا یہ وسطی علاقہ قرآن مجید کے ایک ترجمہ کی چھپوائی کا خرچ اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ اکیس ہزار روپیہ میرے نزدیک آسانی سے جمع کر سکتا ہے۔ اِن سات جگہوں پر ایک ایک ترجمہ قرآن مجید کی چھپوائی اور ایک ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ مَیں نے خود تقسیم کر دیا ہے۔ لیکن ایسا مَیں نے حُکماً نہیں کیا بلکہ ان کی آسانی اور سہولت کے لیے ایسا کیا ہے۔

لاہور کے علاقہ کی ذمہ داری مَیں لاہور کی جماعت پر ڈالتا ہوں کہ وہ شیخوپورہ، گوجرانوالہ، فیروزپور اور امرتسر کے اضلاع سے مشورہ کریں۔ اور اگر اِس مشورہ کے بعد وہ ایک حصہ کی ذمہ داری اُٹھاسکتے ہوں تو ایک حصہ اس حلقہ کے لیے لے لیں۔ اگر معلوم ہوا کہ یہ حلقہ اِس رقم کو پورا نہیں کر سکتا اور کچھ کسر رہ جاتی ہے تو کچھ اَور اضلاع اِس حلقہ میں ملا دیے جائیں گے۔ لیکن اگر فرق زیادہ ہوا تو پھر یہ حصہ کسی اَور جماعت اور حلقہ کو دے دیا جائے گا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ اگر وہ یہ انعام نہ لینا چاہیں تو پھر یہ انعام اَور علاقوں کو دے دیا جائے گا۔ اِسی طرح صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کے امراء اپنے اپنے صوبہ کی جماعتوں سے مشورہ کر کے اطلاع دیں کہ اُن کا صوبہ کس حد تک یہ بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ جب اِن دونوں کی طرف سے اطلاع آ جائے گی تو پھر ہم اندازہ کر سکیں گے کہ آیا دونوں صوبے مل کر اکیس ہزار روپیہ کا بوجھ اٹھا سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر اِس اندازہ سے کچھ کمی ہوئی تو پھر اَور علاقہ ان کے ساتھ ملا دیں گے۔ لیکن اگر یہ معلوم ہوا کہ وہ رقم اندازہ سے بہت کم ہے تو پھر یہ انعام ہم کسی اَور علاقہ کو دے دیں گے۔ اِسی طرح دہلی کے حلقہ کے لیے دہلی مرکز ہے۔ دہلی کی جماعت اپنے حلقہ یعنی ضلع لدھیانہ، ضلع انبالہ، ریاست پٹیالہ، یوپی اور بہار کی جماعتوں سے مشورہ کر کے اطلاع دے کہ آیا یہ حلقہ اکیس ہزار روپیہ کا بوجھ بغیر اِس کے کہ دوسرے چندوں پر اِس کا اثر پڑے اپنے ذمہ لے سکتا ہے یا نہیں۔ اگر ان کا جواب آیا کہ ہاں ہم آسانی سے لے سکتے ہیں تو پھر یہ انعام

ان کو دے دیا جائے گا ورنہ یہ انعام ہم کسی اَور علاقہ کو دے دیں گے۔ کلکتہ والوں نے خود ہی وعدہ کیا ہے۔ اِس لیے ان کی طرف سے کسی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ البتہ ہماری طرف سے اجازت ہے کہ اگر وہ چاہیں تو بنگال کی جماعتوں کو ساتھ ملا لیں۔ حیدر آباد کے حلقہ کے لیے مَیں سکندر آباد اور حیدر آباد کی جماعتوں کے امراء اور سیکرٹریوں کو ذمہ دار بناتا ہوں کہ وہ میسور، بمبئی اور مدراس کی جماعتوں کے امراء اور کارکنوں سے مشورہ کر کے اطلاع دیں۔ اگر ان جماعتوں نے کہا کہ ہم یہ بوجھ اٹھا سکیں گے تو یہ انعام ان کے پاس رہنے دیں گے۔ یا اگر انہوں نے کہا کہ فلاں حد تک اُٹھا سکتے ہیں تو پھر اَور قریب قریب کے علاقوں کو ان کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔ اور اگر انہوں نے کہا کہ ہم یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے یا وہ اندازہ سے بہت کم اٹھا سکتے ہوں کیونکہ اِس طرف جماعتیں بہت کم ہیں تو پھر ہم یہ انعام کسی اَور علاقہ کو دے دیں گے۔

پس اِن سات جگہوں پر مَیں نے یہ انعام اپنی طرف سے تقسیم کر دیا ہے۔ حُکم کے طور پر نہیں بلکہ ان کی سہولت اور آسانی کے لیے۔ کیونکہ خود حلقے مقرر کرنا جماعتوں کے لیے ناممکن تھا تاکہ وہ اس انعام سے محروم نہ رہ جائیں۔ ابھی بہت سے علاقے باقی ہیں سیالکوٹ، گجرات، جہلم، سرگودھا، لائلپور، ملتان، منٹگمری، جالندھر، ہوشیارپور وغیرہ۔ یہ سب اضلاع ابھی تک ریزرو کے طور پر رکھے ہیں تاکہ اگر دوسرے حلقوں میں سے بعض یہ پورا بوجھ نہ اُٹھا سکیں اور اُن کے چندوں میں کچھ کمی رہ جائے تو اِن علاقوں میں سے کچھ حصہ اُن کے ساتھ ملا دیا جائے۔ یا اگر کوئی علاقہ یہ بوجھ نہ اٹھانا چاہے تو پھر وہ انعام ریزرو اضلاع کو دے دیا جائے۔ متذکرہ علاقوں کے سِوا اَور بھی کئی علاقے ہیں جن کو مَیں نے ریزرو کے طور پر رکھ لیا ہے۔ پس یہ اعلان مَیں نے اِس لیے کر دیا ہے تاکہ جن لوگوں کے دلوں میں اِس تحریک میں حصہ لینے اور اِس موقع سے فائدہ اٹھانے کا جوش ہے وہ مایوس نہ ہوں۔ تراجم کا خرچ پورا ہو چکا ہے۔ مگر خالی ترجمہ اُس وقت تک کوئی فائدہ نہیں دے سکتا جب تک چَھپ کر اُس کی اشاعت نہ ہو۔ اِس لیے ان تراجم کا چھپوانا بھی ترجمہ ہی کا حصہ ہے۔ اور جن کو تراجم میں حصہ لینے کا موقع نہیں ملا وہ ان کی چھپوائی میں حصہ لے کر ثواب میں شریک ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ترجمہ جب تک چَھپ نہ جائے بالکل ایسا ہی ہے جس طرح ایک آدمی گونگا ہو اور بات نہ کر سکے

اور بہرا ہو کسی دوسرے کی بات بھی نہ سن سکے۔ ایسے ہی ترجمہ بھی اُس وقت تک بے کار ہے جب تک اُسے شائع نہ کیا جائے۔ پس تراجم کی اشاعت میں حصہ لینے والے تراجم کرانے میں حصہ لینے والوں سے کم نہیں۔ اُنہوں نے ترجمہ کروانے میں حصہ لے کر ثواب حاصل کیا، یہ اِس ترجمہ کو چھپوا کر اس ثواب میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جنہوں نے تراجم میں حصہ لے لیا ہے اُنہوں نے اِس لیے حصہ نہیں لیا کہ وہ دوسروں سے اخلاص میں زیادہ تھے بلکہ اِس لیے کہ قرب میں رہنے کی وجہ سے ان کو حصہ لینے کا پہلے موقع مل گیا۔ ہماری شریعت کا فیصلہ ہے کہ جس کے اندر جوش اور اخلاص ہو خدا تعالیٰ اُس کو ثواب میں حصہ دے دیتا ہے۔ مگر چونکہ ظاہر طور پر حصہ نہ لے سکنے کا دل کو صدمہ ہوتا ہے اِس لیے میں نے ظاہر میں بھی موقع مہیا کر دیا ہے تاکہ مومنوں کے دلوں کو صدمہ نہ ہو اور وہ ظاہر و باطن میں ثواب اور کام میں شریک ہوں۔ اور اِسی غرض کے لیے مَیں نے ایک ایک ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت اور ایک ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ اِن سات حصوں پر تقسیم کر دیا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ سارے ہندوستان کی لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگایا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ قادیان کی جماعت کے ذمہ ڈالا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ لاہور، امرتسر، شیخوپورہ، گوجرانوالہ اور فیروز پور کی جماعتوں پر ڈالا ہے۔ ایک قرآن مجید کے ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا خرچ دہلی، بہار، یوپی اور ضلع لدھیانہ، ضلع انبالہ اور ریاست پٹیالہ کے ذمہ لگایا ہے۔ ایک ترجمہ کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا بوجھ پہلے ہی کلکتہ کی جماعت نے اپنے ذمہ لے لیا ہوا ہے۔ ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا بوجھ حیدر آباد دکن، میسور، بمبئی، مدراس اور اس کے ساتھ ملحقہ ریاستوں کے ذمہ لگایا ہے۔ اور ایک ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت اور ایک کتاب کی اشاعت کا بوجھ صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ کی جماعتوں کے ذمہ لگایا ہے۔ یہ سات تراجم قرآن کی اشاعت اور سات کتب کی اشاعت کا خرچ ہے۔ مگر جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے یہ ذمہ داری اختیاری ہے جبری نہیں۔ جو حلقہ اِس بوجھ کو نہ اُٹھا سکے وہ اطلاع دے۔ اُس کا حصہ

کسی دوسرے حلقہ کو دے دیا جائے گا۔ پس جب اِن علاقوں کی طرف سے اطلاع آجائے گی کہ انہوں نے یہ بوجھ اپنے ذمہ لے لیا ہے اُس وقت سے یہ چندہ ان کے ذمہ سمجھا جائے گا۔ مَیں نے صرف ان کو مشورہ دیا ہے اور اِس لیے ان کے نام لے دیے ہیں تاکہ وہ اِس موقع سے محروم نہ رہ جائیں۔ ورنہ ضروری نہیں کہ وہ یہ بوجھ اپنے ذمہ لیں۔ مَیں نے صرف اِس لیے نام لے دیے ہیں تاکہ مشورہ کرکے ہمیں جلدی اطلاع دے سکیں۔ اور اگر وہ حصہ نہ لینا چاہیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی ہمارے پاس جماعت کے ایسے حصے ریزرو ہیں جو اِس بوجھ کو اُٹھا لیں گے یا یوں کہو کہ اِس انعام کو اُچک لیں گے۔

پس مَیں نے جماعتوں کے نام بھی بتا دیے ہیں اور ہر جگہ کا مرکز بھی مقرر کر دیا ہے۔ ہر علاقہ کے مراکز کو چاہیے کہ مجھے ایک مہینہ کے اندر اندر یعنی 30 نومبر تک اپنے حلقہ کی جماعتوں سے مشورہ کرکے اطلاع دیں کہ کس حد تک ان کا علاقہ بوجھ اٹھا سکتا ہے۔ اِن وعدوں کی ادائیگی کے لیے ایک سال کی میعاد ہے۔ آخری میعاد 31/ اکتوبر 1945ء ہے۔ پس مجھے ایک مہینہ کے اندر اندر یعنی 30 نومبر تک بلکہ 25 نومبر تک یہ اطلاع پہنچ جانی چاہیے کہ آیا وہ علاقے جن کے مَیں نے نام لیے ہیں یہ بوجھ اُٹھانے کا ذمہ لینے کے لیے تیار ہیں یا نہیں۔ تاکہ اگر وہ تیار نہ ہوں تو ہم یہ انعام دوسروں کو دے سکیں۔ ابھی پنجاب کے کئی ضلعے باقی ہیں اور ابھی ہندوستان کے کئی علاقے باقی ہیں جن پر ہم یہ انعام تقسیم کر سکتے ہیں۔ اِسی طرح ہندوستان کے باہر کے علاقے باقی ہیں۔ اور ابھی بعض افراد کے گروپ بھی باقی ہیں جو آسانی سے یہ بوجھ اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔ اِس لیے جن علاقوں کے مَیں نے نام لیے ہیں اُن پر کوئی جبر نہیں بلکہ اُن کی سہولت کے لیے نام لیے ہیں۔ چاہیں تو یہ بوجھ اپنے ذمہ لے لیں اور نہ چاہیں تو معذوری ظاہر کر دیں۔ ہم بغیر کسی شکوہ کے یہ بوجھ کسی اَور علاقہ کے سپرد کر دیں گے"۔ (الفضل 8 نومبر 1944ء)